روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹۰

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۰ | سوموار ۲۹ - شوال ۱۴۱۴ھ '۱۱- شہادت ۱۳۷۳ ہش ' ۱۱- اپریل ۱۹۹۴ء

اگر کوئی نجات چاہتا ہے تو اللہ کیلئے زندگی وقف کرے

اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی' میری موت' میری قربانیاں' میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے (میں تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کر چکی ہوں۔ البقرہ ۱۳۲)

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کمزور مخلوق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے بدوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقاء کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے' کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے۔ وہ کہاں سے لایا؟ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا' اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو گا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے' تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا' تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے گی اور چلائے گی اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی۔ (ملفوظات جلد اول ص ۲۷۴-۲۷۳)

قیام توحید کیلئے صفات باری اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو محض اس کی صفات کا عرفان کافی نہیں بلکہ اپنے اندر ان صفات کا پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ تو یہ ایک فلسفہ ہے جس کا حسن اور احسان غیر کا دل موہ لینے کے قابل ہے۔ جب تک وہ حسن اور احسان کا جذبہ ہمارے اندر پیدا نہ ہو اس وقت تک ہم دنیا میں توحید قائم نہیں کر سکتے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ربوبیت کی صفت اپنے اندر پیدا کرے اور جس حد تک اللہ تعالیٰ نے اسے توفیق اور طاقت عطا کی ہے وہ اپنے دائرہ میں پرورش کا متکفل ہو مثلاً اگر وہ خاندان کا بڑا فرد ہے تو وہ اپنی استعداد کے مطابق پرورش کا متکفل ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی استعداد سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔۔

اور پھر جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے بھی وہ ربوبیت کی صفت اپنے اندر پیدا کرے۔ جماعت بحیثیت جماعت اپنے اندر ربوبیت کی صفت پیدا کرنے کے لئے اس لئے کوشش کرے کہ وہ سمجھے کہ دنیا میں ہم نے توحید باری کو قائم کرنا ہے۔ اور جب تک ہم اپنے نظام میں' اپنے کام میں اور اپنے عمل میں توحید کو قائم نہیں کر سکتے۔ غرض جس وقت ہر فرد جماعت بحیثیت ایک فرد جماعت' جماعت کے کام میں اپنی ذمہ داری کو نہ نباہے اس وقت تک توحید حقیقی دنیا میں قائم نہیں ہو سکتی۔

باقی صفحہ ۷ پر

واقفین نو کی تربیت

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانے سے ہی بچوں کی تربیت کا ایک موثر ذریعہ یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ انہیں بچپن سے تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ دار بنایا جائے۔ چنانچہ وقف نو کے بچے بھی اس ذریعہ تربیت کے حقدار ہیں۔ مقام مسرت ہے کہ مکرم وکیل صاحب وقف نو کے زیر انتظام دار الیمن وسطی ربوہ کے ۶۰ بچوں کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔

دیگر حلقہ جات بھی یہ ذریعہ تربیت اختیار فرمائیں اور بچپن سے ہی واقفین نو کو تحریک جدید کا مجاہد بنا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یوم تحریک جدید۔ مجالس انصار اللہ کی خاص توجہ کیلئے

○ انجمن احمدیہ تحریک جدید کی طرف سے بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۹۔ اپریل ۹۴ء پاکستان بھر کی جماعتوں میں یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مجالس انصار اللہ ہر جگہ مقامی انتظام جماعت کے ساتھ ملکر اور ان کے ممد و معاون بن کر اس دن یوم تحریک جدید منانے کا خاص اہتمام کریں اور اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹ مرکز کو بھجوائیں۔ قائد تحریک جدید

مجلس انصار اللہ پاکستان

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کو مورخہ ۲۔ اپریل ۹۴ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب آف تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم محمد شفیع صاحب ٹاؤن شپ لاہور کا نواسہ ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام "ذکی الدین" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے۔

۱۱ - شہادت ۷۳ ۱۳ ہش ۱۱ - اپریل ۱۹۹۴ء

خدا تعالیٰ کی نصرت

ہر انسان کی یہ خواہش ہے کہ اس کی زندگی کامیاب ہو اور ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ وہ دنیا میں اکیلا نہیں رہ سکتا اس کے ماحول میں کچھ اور لوگ ہونے چاہئیں اور یہ لوگ اس لئے ہونے چاہئیں کہ جب کبھی اسے ضرورت پیش آئے وہ اس کے کام آسکیں چنانچہ معاشرے میں سب سے اچھا اس شخص کو گردانا جاتا ہے جو دوسروں کے کام آتا ہے۔ کام آنا ایک بہت اچھی صفت ہے اس لئے کہ ہر شخص کو اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کی کوئی مدد کرے۔ جب اسے مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ آگے پیچھے ہاتھ مارتا ہے۔ دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اور تلاش کرتا ہے کہ کون اس کی مدد کرے گا اور جو شخص اس کی مدد کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے اس کا وہ زندگی بھر کے لئے ممنون ہو جاتا ہے۔ گویا کہ انسانی زندگی کو ہر لحہ ہر وقت ہر قدم پر مدد کی ضرورت ہے۔

انسانی مدد مل جائے تو وہ شخص ہو جاتا ہے لیکن اگر اسے خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ وہ قادر و توانا ہے اور وہ سنتا ہے اور جواب دیتا ہے مدد کے لئے آتا ہے۔ انسان اس کی طرف قدم قدم چلتا ہے تو وہ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ وہ شخص جس کے دل میں یہ یقین موجود ہے وہ ہر کسی دوسرے کی مدد سے پہلے خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہتا ہے دعا کرتا ہے کہ اے خدا تو میری مدد فرما لیکن یہ تو یکطرفہ بات ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو

اول تو گندے لوگ دعا ہی نہیں کرتے۔ دعا بھی کرتے ہیں تو بے دلی سے کرتے ہیں اور اگر وہ اپنے آپ کو اپنے گند سے بچالیں۔ صاف ستھرے ہو جائیں روحانی طور پر اخلاقی طور پر تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد انہیں حاصل ہو جاتی ہے اسی لئے تو حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں جو گندے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی نصرت نہیں ملتی۔ جس کا مثبت پہلو یہ ہے کہ جو لوگ گندے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت کرتا ہے۔ ان کی مدد کرتا ہے ان کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ ان کی مرادیں برلاتا ہے وہ خود ان کا سارے کام کرتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ جب انسان خدا پر پورا یقین رکھتے ہوئے اس کی طرف توجہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہے۔

ایک اور بات جو اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ نے فرمائی ہے وہ یہ ہے

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اس شعر کے پہلے مصرع میں تو حضرت بانی سلسلہ نے ان کا ذکر کیا ہے جن میں گند ہوتا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے اور جنہیں خدا تعالیٰ کی مدد حاصل نہیں ہوتی۔ اس دوسرے مصرعے میں حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ ضائع ہونے کا کیا مطلب ہے؟ کہ انسان کی کوئی مراد ہی پوری نہ ہو۔ انسان جو چاہتا ہے وہ کر نہ پائے جس طرف قدم اٹھائے اس طرف ناکامی ہی ناکامی اس کا سامنا کرے۔ یہ ضائع ہونے والی بات ہے۔ وہ کوشش کرے اور اس کی کوشش بے نتیجہ رہے۔ یہ ضائع ہونے والی بات ہے۔ جو لوگ نیک ہیں اور جن کی توجہ ہمیشہ خدا کی طرف لگی رہتی ہے ان کے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوتا وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کی خواہشات خدا کی رضا کے مطابق ہوتی ہیں اور ہر وہ چیز جو خدا کی رضا کے مطابق ہو وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد بھیجتا ہے اور اسے پوری کر دیتا ہے۔ گویا کہ اس شعر میں یہ بتایا گیا ہے کہ گندے لوگ خدا کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس لئے خدا تعالیٰ کی مدد اس کی نصرت انہیں حاصل نہیں ہوتی اس کے برخلاف جو لوگ نیک ہیں ان کی ہر کوشش کامیاب ہوتی ہے۔ جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہ ان کو مل جاتا ہے اور اسی کا نام ہے ضائع نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو کبھی بھی ضائع نہیں کرتا۔

ہر طرف آگ برستی ہے لہو بہتا ہے
ہر کوئی مرثیۂ حُبّ و وفا کہتا ہے
رحم کر رحم مرے قادرِ مطلق مولا
دل شب و روز ملول اور حزیں رہتا ہے

ابوالاقبال

اک سمندر اشک کا محراب میں رکھا ہوا
اور دل کو حیطۂ بے تاب میں رکھا ہوا

اب کہاں فرصت کہ دیکھیں ہم تری دنیا کے رنگ
چشم کو تو گریۂ خوں ناب میں رکھا ہوا

دھیرے دھیرے چھیڑتا ہے دل کے تاروں کو وہ شخص
گریۂ نم ناک ہے مضراب میں رکھا ہوا

بولتا ہے تمکنت سے اس طرح جیسے کنول
کھل اٹھے یوں آئنۂ آب میں رکھا ہوا

وہ چٹاں ہے عزم کی اس کے مقابل پر عدو
ایک تنکا تندئ سیلاب میں رکھا ہوا

جان سے وہ ہم کو پیارا ہے کہ دل اُس کے لئے
آرزوئے گلشنِ شاداب میں رکھا ہوا

اک وہی ہے جاگتا ہے رات بھر میرے لئے
اور میں نے دل حصارِ خواب میں رکھا ہوا

عبدالکریم خالد

قابلِ صد احترام مہمانوں کی تشریف آوری پر

آپ کے ناموں سے زینت مل گئی تاریخ کو
آپ کے کاموں سے نکہت مل گئی تاریخ کو
آپ کے قدموں سے عظمت مل گئی تاریخ کو
آپ کے اشکوں سے نُزہت مل گئی تاریخ کو
"پھر بہار آئی' خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

یعقوب امجد

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منتخب ارشادات

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے۔ جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص ۱۴)

☆☆☆☆☆

"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں خدا کی لعنت سے خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔"

(کشتی نوح ص ۲۶)

☆☆☆☆☆

"جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو وہ یقیناً تمہیں تسلی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے واسطے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے۔ لیکن میں کیا کروں یہ ابتلا نئے نہیں جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گزرے دنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے۔"

(ملفوظات جلد ۷ ص ۲۳۶)

☆☆☆☆☆

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے مجھے بارہا یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہریک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہردم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۴۷)

☆☆☆☆☆

"میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں' یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے۔ یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو ملکر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے...... جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۱ ص ۲۳)

☆☆☆☆☆

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۵'۲۶)

☆☆☆☆☆

"ہماری جماعت میں شہزور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۱ ص ۱۴۰ اشاعت ۱۹۶۰)

☆☆☆☆☆

"ناانصافی پر ضد کرکے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے' اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ' فرماتا ہے (-) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔"

(روحانی خزائن جلد ۳۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۵۰)

☆☆☆☆☆

ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جس کو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا۔ بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے...... بعض وقت انسان۔ جانور۔ بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔

(ملفوظات جلد نمبر ۳ ص ۳۴۸'۳۴۹)

☆☆☆☆☆

○ ماہ اکتوبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "برکات الدعا" مقرر ہے۔ تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

روزنامہ دی نیوز کا اداریہ

متعصّبانہ طرزِ عمل ختم کرنے کی ضرورت

منگل کے روز توہین رسالت کے تین ملزمان پر ہونے والے بزدالانہ حملے' جس کے نتیجہ میں ایک ملزم ہلاک ہو گیا اور باقی شدید زخمی ہوئے' کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ ایک گھناؤنا جرم سرزد ہوا ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ جن لوگوں پر یہ حملہ کیا گیا وہ اقلیت سے تعلق رکھتے تھے جن کے لئے ہمارے مذہب اور ہمارے دستور میں خاص مقام رکھا گیا ہے۔ زیادہ تکلیف دینے والی بات یہ ہے کہ یہ افسوس ناک واقعہ اس متنازعہ کیس سے تعلق رکھتا ہے جس کا پہلے ہی غیر ملکی پریس نے خاص نوٹس لیا ہے جس کی وجہ سے حکومت پاکستان کو بہت پریشانی لاحق ہوئی ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ ملک کے بدخواہ ہمارے ملک کی شناخت کو مجروح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ایسے افعال ان کی پراپیگنڈہ مشینری کے لئے مزید مواد مہیا کرنے والی بات ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ جن لوگوں نے یہ جرم کیا ہے وہ نہ صرف سوسائٹی میں فرقہ وارانہ امن و سکون کو برباد کرنے والے ہیں بلکہ وہ ملکی مفادات کے لئے بھی ایک بہت بڑا خطرہ ہیں۔

ایک بہت اہم اور وسیع تناظر میں دیکھی جانے والی بات یہ ہے کہ یہ حملہ سوسائٹی میں دن بدن بڑھنے والی نارواداری اور تعصب کا ہی حصہ ہے۔ ایک طرح سے یہ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ بعض گروہ بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ جھگڑوں میں اقلیتوں سے کس طرح سلوک کرنا چاہتے ہیں جس کا نتیجہ ہر سال تشدد اور قتلوں کی صورت میں نکلتا ہے۔ منافقت جس طرح سوسائٹی کے لئے خطرہ بن رہی ہے اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان اور سری لنکا کو جس طرح نارواداری اور تعصب سے خطرہ درپیش ہے وہ اپنے اندر ہمارے لئے ایک سبق رکھتی ہیں۔ اگر ہماری سوسائٹی کے اندر سماجی سیاسی اور مذہبی امور میں تعصب اسی طرح ہمارا طرہ امتیاز رہا جیسا کہ آج کل ہے۔ تو ہمارا انجام ان ملکوں سے مختلف ہونے کی امید رکھنا یقیناً حقیقت سے منہ موڑنے والی بات ہو گی اور اس بات کے نتیجہ میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ چاہے جرم کی نوعیت کسی اقلیتی جماعت کے ممبر کا قتل ہو یا کسی مخالف فرقہ کی مسجد کا تباہ و برباد کرنا ہو ایسے گھناؤنے جرائم کو کبھی بغیر سزا کے نہیں چھوڑا جانا چاہئے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں قانون کی عملداری کو اور زیادہ سخت کرنا ہو گا اور اس میں جو خامیاں اور سقم ہیں ان کو دور کرنا ہو گا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ جرائم جن کا تعلق کسی حساس مذہبی معاملے سے ہو ان سے دوسرے جرائم کی نسبت نرمی سے اور مختلف طریقے پر نبٹنا چاہئے لیکن یہ فرق ایک دھوکہ ہے۔ مذہب کے نام پر کیا گیا ایک قتل کسی دوسرے عام قتل سے کسی بھی طرح مختلف نہیں ہو سکتا۔ دونوں ایک پہلے سے سوچے سمجھے منصوبہ کا حصہ ہوتے ہیں اور ارادتاً کئے جاتے ہیں۔ دونوں میں ایک جنونی عمل کے ذریعے کسی دوسرے شخص کی زندگی ختم کی جاتی ہے پھر دونوں سے کیوں نہ ایک ہی قانون کے تحت ایک جیسا سلوک کیا جائے اسی قسم کے غلط قانونی استدلالوں کی وجہ سے متشدد مذہبی کٹر لوگوں کو قانون توڑنے کا ایک بہانہ مل جاتا ہے اور وہ اپنے فعل کے برے نتائج اور سزا سے بھی بچ نکلتے ہیں۔ سالہا سال سے قانون سے مکمل بے خوفی نے ان لوگوں کو جرات مند بنا دیا ہے اور اب تو وہ قانون کو معمولی اہمیت دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں ہائی کورٹ کے عقب میں منظور مسیح کا قتل اس بے باکی کا کھلا ثبوت ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ حکومت اس مسئلے سے نبٹنے کے لئے ایک آہنی ارادے سے فیصلہ کن کردار ادا کرے اور گومگو کی کیفیت سے باہر نکل آئے۔ حکومت کو اب ملک کو بدنام کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دینی چاہئے اور اس بات کو بھی ہرگز برداشت نہیں کرنا چاہئے کہ قانون شکن عناصر کے گروہ اقلیتوں کو بندوق کی نال کے ذریعے اپنے حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کریں اور ملک کا امیج مزید خراب کرتے چلے جائیں۔

(اداریہ۔ دی نیوز ۷۔ اپریل ۱۹۹۴ء)

INTERNATIONAL

THE NEWS

Editor-in-Chief Mir Shakilur Rahman
Senior Editor Z.A. Suleri
Editor M.A. Niazi
Vol 4 No 107
Shawwal Al-Mukarram 25, 1414 A.H
Phones: (042) 6367480 (Four lines), Fax: 6360866-6367631
Telex: 47820 News PK
PO Box 609
Thursday, April 7, 1994

Dealing with bigotry

The dastardly attack on the three accused of the blasphemy case in Lahore on Tuesday, which killed one and critically injured others, has to be roundly condemned. This is not only because it is a serious crime, and has breached a fundamental human right, but also because the victims are members of the minority community whom our religion and constitution accords special status. More gallingly, the unfortunate incident concerns a controversial case which has already drawn much international attention and caused embarrassment to Pakistan. At a time when the country's detractors are trying to tarnish its image, such acts are grist to their propaganda mills. Indeed those who have committed the crime are not only enemies of communal peace but are also a threat to the country's national interest.

At a broader but not insignificant level the attack is part of a growing menace of intolerance in society. This reflects in the way certain groups treat minorities and in the rising sectarian tensions, which every year lead to violence and killing. The threat that bigotry poses to the fabric of society is too obvious to need elaboration. India and Sri Lanka provide instructive examples of societies endangered by intolerance. We would be turning our faces away from reality to think that our fate can be any different if intolerance continues to characterise our social, political and religious behaviour, as is the case today. It flows from this that whether it is the killing of a member of a minority group or sacking of the mosque of a different religious sect, misdeeds such as these must not go unpunished.

This obviously requires stricter application of law and plugging its loopholes. Some argue that crimes involving sensitive religious issues have to be handled delicately and differently. This distinction is specious. A murder committed under the cover of religion is not any different from 'ordinary' killing. Both are pre-meditated and deliberate, both involve the insane act of taking somebody's life. Then why shouldn't both fall under the purview of the same law? It is this kind of legal sophistry that has provided murderous fanatics an excuse to break the law with impunity and escape the deserving punishment. Years of immunity against law has emboldened them to now disregard it all. The killing of Manzoor Masih in the backyard of the Lahore High Court is ample proof of this brazenness. It is about time the government discarded dithering and dealt with the problem with an iron hand. It cannot allow the image of the country to be slurred and the rights of minorities to be held at gunpoint by a clutch of miscreants.

Love for Urdu

From Gohar Rabbani

It was quite astonishing to learn through a section of the Press that some people are pressing that Urdu must be made compulsory in the Competitive Examinations.

Perhaps these people have lost their senses. It cannot be denied that Urdu has its own importance as a national language but it must not be criticised just to exhibit patriotism. The fact is that one stays away from Urdu just after FSc except those students who take up Urdu at the Graduation level as they have the intention to do Masters in this language.

This controversial issue has been raised by those people who have nothing to do but criticise. Urdu has its importance in our country but it has nothing to do in the world around us. Besides, the syllabus will certainly include Urdu Literature which is not more than a headache.

Through this letter I want to make it clear to the supporters of Urdu that they must not pose obstacles for candidates with such a baseless stand. It is the only examination left in Pakistan which can pave the way for a bright career for the young irrespective of any class distinction.

The people who criticise English are advised not to appear in the CSS examinations. Instead of this they should judge their ability while appearing in the PCS exams which will certainly expose their so-called love for Urdu.

Lahore

The News International, Friday, March 11, 1994

روزنامہ ڈان کا اداریہ

ایک ظالمانہ فعل

توہین رسالت کے کیس میں ملوث کئے جانے والے تین افراد اور ان کے ایک ساتھی پر لاہور میں منگل کے روز جو حملہ کیا گیا اور جس سے ان میں سے ایک کی موت واقع ہو گئی اور دوسرے دو شدید زخمی ہو گئے' وہ ایک وحشیانہ جرم تھا۔ جس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہوگی۔ اگرچہ اس میں پہلے سے کی گئی منصوبہ بندی بالکل واضح ہے لیکن جن حالات میں یہ حملہ کیا گیا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ حملے کا سب سے بڑا محرک مذہبی جنون تھا۔

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت سے ان کے توہین عدالت کے کیس کو کسی اگلی تاریخ تک ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اور ایسا شکایت کنندہ کے وکیل کے اس بیان پر کیا گیا تھا کہ اس کا موکل ملزمان کے ساتھ عدالت سے باہر معاملہ طے کرنا چاہتا ہے۔ ہائی کورٹ کے احکام کے تحت جو پولیس گارڈ ملزمان کو مہیا کی گئی تھی وہ ان کو ان کے وکیل کے دفتر تک پہنچا کر واپس چلی گئی تھی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد یہ چاروں آدمی موٹر سائیکلوں پر سوار تین مسلح افراد کے حملہ کی زد میں آگئے۔ زخمیوں میں سے ایک آدمی نے جو کہ ہسپتال میں داخل ہے کہا ہے کہ اس نے تین حملہ آوروں میں سے ایک آدمی کو پہچان لیا تھا جو کہ اس کیس میں شکایت کنندہ ہے اور ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں کی مسجد کا پیش امام ہے۔

یہ بالکل ممکن ہے کہ مذکورہ پیش امام نے اپنی مذہبی جذبے سے مغلوب ہو کر اور سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنے عمل میں بالکل حق پر ہے اپنے آپ کو اس بات کا حق دار سمجھا کہ وہ جس کسی کو توہین رسالت کا مجرم سمجھتا ہے اسے خود ہی موت کی سزا دے۔ اور اس سلسلے میں اسے عدالت کی طرف سے دی جانے والی سزا کے انتظار کی ضرورت نہیں۔ ملزمین نے اس سے پہلے جب ان کی ضمانت کی درخواست کی سماعت ہائی کورٹ میں سنی جارہی تھی یہ کہا تھا کہ انہیں شکایت کنندہ کے ہاتھوں نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے اور اسی وجہ سے ان کو پولیس گارڈ کی سہولت مہیا کی گئی تھی۔

جیسا کہ توقع کی جاسکتی ہے اس حادثہ نے تمام صحیح الخیال لوگوں کے دلوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑادی ہے۔ اور انسانی حقوق کے کمیشن نے اس کو ننگی فسطائیت کا نام دیا ہے۔ اور ایسا کہہ کہ عام لوگوں کے خیالات کی صحیح طور پر ترجمانی کی گئی ہے۔

توہین رسالت کی جو تعریف پاکستان پینل کوڈ کے سیکشن C-295 میں کی گئی ہے وہ انتہائی مبہم اور غیر واضح ہے۔ جس کے نتیجہ میں یہ ہمیشہ ممکن رہے گا کہ کوئی بھی مذہبی جنونی اس قانون کی اپنی پسند کی توجیح کرکے کسی دوسرے شخص کو اس جرم کا مجرم گردان دے۔ اور من مانے طور پر دوسرے لوگوں کو اس جرم میں ملوث قرار دے دے اور پھر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے۔

اس سیکشن میں ایسے شخص کے لئے موت کی سزا تجویز کی گئی ہے "جو زبانی یا تحریری طور پر کسی بھی طرح' اشارے سے' کسی عمل سے' یا اور کسی بھی طرح براہ راست یا بالواسطہ طور پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی توہین کرتا ہے"

ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ کسی شخص نے خود کو ایسا "معصوم" یا "فرشتہ سیرت" سمجھا کہ اس قسم کے قوانین کی تشریح کے لئے اپنے آپ کو مناسب سمجھا اور پھر اس قانون کے اطلاق میں اقلیتوں کو ہراساں نہ کیا ہو۔ بعض اوقات ایسے قوانین ذاتی بدلہ لینے کا بھی ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں جب کہ ان چار مسیحی صاحبان کا کیس عدالت میں زیر بحث ہے' اس کیس کے بارے میں کچھ کہنا مناسب نہیں۔ تاہم اس موقع پر معروف سماجی کارکن ڈاکٹر اختر حمید خان کا کیس یاد آنا لازمی ہے۔ جنہوں نے کراچی کے اورنگی ٹاؤن میں عوامی بہبود کا بہت بڑا کام کیا تھا۔ ان کو بھی توہین رسالت کے اسی قانون کے تحت مقدمے میں ملوث کیا گیا تھا۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ وفاقی کابینہ اس قانون پر اسی روز نظر ثانی کر رہی تھی جس روز یہ گھناؤنا واقعہ رونما ہوا۔ اور یہ کہا جا رہا ہے کہ ایسی ترامیم کی جارہی ہیں جس کے تحت یہ قانون قابل دست اندازی پولیس نہیں رہے گا اور جو شخص اس قانون کے تحت جھوٹا الزام لگائے اس کو دس سال قید کی سزا دی جائے گی۔ تاہم جب تک توہین رسالت کی تعریف مبہم رہے گی اس وقت تک لاہور میں چار مسیحیوں پر ہونے والا حملہ جیسے واقعات کا ہمیشہ امکان رہے گا۔ ایسے واقعات بیرونی دنیا میں ہمارے ملک کے بارے میں عدم برداشت کا تاثر اور اقلیتوں کے لئے خطرات کا اظہار کرتے ہیں تو یہ کوئی غیر حقیقی بات نہیں ہے۔

(روزنامہ ڈان ۷۔اپریل ۱۹۹۴ء)

An outrageous act

THE attack in Lahore on Tuesday on three persons implicated in a blasphemy case, and a companion of theirs, causing the death of one of them and injuries to two others, must be condemned as an act of monstrous criminality. While premeditation is all too apparent, the circumstances leading to the attack suggest blind religious fanaticism as the prime motive. The hearing of the blasphemy case in the court of the District and Sessions Judge had been adjourned to a later date on the plea by the complainant's counsel that his client wished to make an out-of-court settlement with the accused persons. The police escort provided for the four persons under orders of the Lahore High Court had also left after their arrival at the office of the defence lawyer and the four persons came under attack shortly afterwards by three gunmen riding on motorcycles. One of the injured persons, admitted in hospital, said that he had been able to identify the complainant, the pesh imam of a village mosque in Gujranwala district, as being one of the three assailants.

It is entirely possible that the pesh imam, in a fit of religious self-righteousness, persuaded himself that he had the right to pronounce the death sentence on someone he considered guilty of blasphemy and, without waiting for the court to deliver its verdict, to carry out the "execution" himself. The accused persons, during the hearing of their bail application in the Lahore High Court earlier, had pleaded that they feared harassment at the hands of the complainant and were granted the facility of the police escort.

Not unexpectedly, the incident has aroused a deep sense of outrage among all right-thinking people and the Human Rights Commission's description of it as "naked fascism" aptly describes the general feeling. The definition of blasphemy in Section 295-C of the Pakistan Penal Code is much too vague and generalised, so that there is always the possibility of some overweening religious zealots, taking the law in their own hands in accordance with their own notion of what blasphemy is, or arbitrarily accusing some others of this offence. The Section, as it stands, provides death sentence for "whoever, by words, either spoken or written, or by visible representation, or by imputation, innuendo or insinuation, directly or indirectly, defiles the name of the Holy Prophet (PBUH)." There have been quite a few instances of those who conceive of themselves as "pious" or "noble" and, therefore, fit to interpret such laws in accordance with their own lights and prosecute or harass members of the minority community under the cover of the blasphemy law. Sometimes, these laws have been used to settle personal scores. Since the charges against the four Christians in this instance are still *subjudice*, it is not proper to comment on their validity or otherwise. However, it is pertinent to recall that it was not very long ago that renowned social scientist, Dr Akhtar Hameed Khan, who is engaged in a highly laudable community development project in Karachi's Orangi town, was harassed and persecuted by implicating him in a blasphemy case.

By a happy coincidence, the blasphemy law is reported to have been reviewed by the federal cabinet the day the heinous incident took place in Lahore and a draft legislation is said to be under way to make blasphemy a non-cognizable offence and also to provide for a penalty of 10 years' imprisonment for anyone who makes any false accusation under this law. However, as long as the definition of blasphemy remains vague and imprecise, incidents such as the attack on the four Christians in Lahore would remain a strong possibility. These are bound to be viewed in the outside world as instances of religious intolerance in the country and as a threat to Pakistan's minority communities.

DAWN

Thursday, April 7, 1994

Tel:520080; Fax (Edit) 5682187, (Advt)5683801, (Management) 525131, Telex 20623 PHPL PK & 21167 PHPL PK; Cable DAWN, KARACHI

میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے رزق کے لئے' تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو۔ تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اس سے ملتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

خون کی گردش - زندگی کا محور

سوتے میں بلڈ پریشر عموماً کم ہو جاتا ہے بلڈ پریشر خون کا وہ دباؤ ہے جو کہ خون کی شریانوں میں خون کے بہاؤ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یہ دباؤ دو قسم کا ہوتا ہے۔

١- سسٹالک بلڈ پریشر (Systolic Blood Pressure)

سسٹالک بلڈ پریشر خون کی شریانوں میں زیادہ سے زیادہ دباؤ کو کہتے ہیں۔ اور یہ پریشر دل کو سکڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

٢- ڈایاسٹالک بلڈ پریشر (Diastolic Blood Pressure) یہ پریشر خون کی شریانوں میں کم سے کم دباؤ سے ہوتا ہے ڈایاسٹالک پریشر دل کے پھیلنے کی حالت کے دوران پیدا ہوتا ہے۔

صحت مند آدمی کا نارمل بلڈ پریشر۔ ایک صحت مند آدمی کا اوسطاً سسٹالک بلڈ پریشر ١٢٠ ملی میٹر مرکری دباؤ ہوتا ہے۔ اور ڈایاسٹالک بلڈ پریشر ٨٠ ملی میٹر مرکری دباؤ ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا نارمل مقداروں کو یوں ظاہر کیا جاتا ہے ١٢٠/٨٠ ملی میٹر

پلس پریشر (PULSE Pressure)
بلڈ پریشر سے متعلق ایک اور اصطلاح استعمال ہوتی ہے جس کو پلس پریشر کا نام دیا جاتا ہے پلس پریشر دراصل سسٹالک بلڈ پریشر اور ڈایاسٹالک پریشر کے فرق کے برابر ہوتا ہے۔ عام طور پر نارمل آدمی میں پلس پریشر ٤٠ ملی میٹر پارہ دباؤ ہوتا ہے۔ ایک صحت مند آدمی کا بلڈ پریشر ساری عمر ایک جیسا نہیں رہتا بلکہ عمر کے ساتھ ساتھ اس کا بلڈ پریشر کم یا زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ عمر کے لحاظ سے نارمل بلڈ پریشر۔ عمر کے حساب سے ایک صحت مند آدمی میں نارمل بلڈ پریشر یوں ہوگا۔

بلڈ پریشر ٢٠ سال ٧٠ ملی میٹر دباؤ ١٥٥ ملی میٹر دباؤ- ٣٠ سال ٧٥ ملی میٹر دباؤ ١٢٠ ملی میٹر دباؤ- ٤٠ سال ٨٠ ملی میٹر دباؤ ١٢٥ ملی میٹر دباؤ- ٥٠ سال ٨٥ ملی میٹر دباؤ ١٣٥ ملی میٹر دباؤ- بڑھاپے میں ٩٠ ملی میٹر دباؤ ١٤٠ ملی میٹر دباؤ- علاوہ ازیں موٹے آدمیوں کا بلڈ پریشر پتلے آدمیوں سے نسبتاً زیادہ ہوگا۔ جب کہ سوتے وقت بلڈ پریشر عام حالات میں کم ہو جاتا ہے لیکن اس کے برعکس ورزش کرنے کے دوران بلڈ پریشر عموماً بڑھ جاتا ہے بعض لوگوں میں ذہنی دباؤ ہوتا ہے جو کہ بلڈ پریشر میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اب آتے ہیں اپنے اصل موضوع کی طرف یعنی ہائی بلڈ پریشر۔

ہائی بلڈ پریشر کی اقسام ہائی بلڈ پریشر کو دو اقسام میں بیان کیا جاتا ہے۔ ١- پرائمری ہائپر ٹینشن ٢- سیکنڈری ہائپر ٹینشن

٩٠ فیصد لوگوں میں پرائمری ہائپر ٹینشن ہی ہوتا ہے۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ جب کہ زیادہ تر لوگوں میں یہ کولیسٹرول کی زیادتی کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ کولیسٹرول ایک قسم کی چکنائی ہوتی ہے جو کہ ہر انسان کے جسم میں مناسب مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ لیکن جب کولیسٹرول کی مقدار ایک خاص مقدار سے بڑھنے لگتی ہے۔ تو یہ خون کی نالیوں میں جمع ہونا شروع کر دیتی ہے۔ کئی ماہ یا کئی سالوں کے بعد خون کی نالیاں کولیسٹرول کی زیادتی کی وجہ سے سخت اور تنگ ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی لچک اور نرمی ختم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے خون کو زیادہ دباؤ یعنی پریشر سے ان تنگ نالیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور یوں ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔

علامات اکثر اوقات لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کی کوئی خاص علامات سامنے نہیں آتیں۔ اور یوں وہ اپنے آپ کو ٹھیک ٹھاک اور صحت مند خیال کرتے ہیں مگر جب میڈیکل چیک اپ کروایا جائے تو اچانک معلوم ہوتا ہے کہ ان کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے البتہ جب بلڈ پریشر بہت زیادہ بڑھ جائے تو مختلف علامات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ جن میں سب سے پہلے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے بعض لوگ پیشاب کی زیادتی کا شکار ہوتے ہیں۔ جسم میں ورم ہونے لگتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے پرانے مریضوں میں دل کی دھڑکن کے وقت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کے نقصانات اگر ہائی بلڈ پریشر کا علاج نہ کیا جائے تو جسم پر اس کے بہت سے خطرناک اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ جو کہ اچانک ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور مریض کی موت کا باعث بھی بن سکتے ہیں چند ایک اعضاء پر ہائی بلڈ پریشر کے نقصانات درج ذیل ہیں۔

دماغ پر اثر دماغ کی شریانیں بہت زیادہ دباؤ کی شکار ہو جائیں تو وہ پھٹ بھی سکتی ہیں اگر بڑی شریان پھٹ جائے تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے کوئی چھوٹی شریان پھٹ جائے تو دماغ کا متاثرہ حصہ بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے جس سے فالج جیسی کیفیت میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات خون کی نالیاں اتنی زیادہ تنگ ہو جاتی ہیں۔ کہ دماغ کو ٹھیک طرح سے خون کی سپلائی نہیں ہونے پاتی۔ ایسی صورت میں بھی فالج سے ملتے جلتے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔

آنکھ پر اثرات آنکھ کا پردہ شبیہ جس کو ریٹنا کا نام دیا جاتا ہے۔ اس میں خون کی نہایت ہی باریک نالیاں ہوتی ہیں۔ جن میں سے اکثر خون رس رہا ہوتا ہے ہائی بلڈ پریشر کی صورت میں ریٹنا میں بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے یا تو ٹھیک طور پر نظر نہیں آتا اور پھر مکمل طور پر اندھا ہو سکتا ہے۔

دل پر اثرات ہائی بلڈ پریشر اور دل کی بیماریوں کا ہمیشہ آپس میں گہرا واسطہ رہا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں میں ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے جو کہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے علاوہ ازیں بلڈ پریشر کے پرانے مریضوں میں دل کا بایاں خانہ جسامت میں بڑھ جاتا ہے جو کہ بہت خطرناک اثرات کا حامل ہو سکتا ہے۔

گردوں پر اثرات گردوں کے امراض اور ہائی بلڈ پریشر کا بھی آپس میں گہرا ناطہ ہے۔ ہائی بلڈ پریشر سے گردہ کی بیماری اور یا پھر گردے کی بیماری کی وجہ سے مریض کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔

پرہیز جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ زیادہ تر لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کولیسٹرول کی زیادتی کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے خون کی نالیاں تنگ اور سخت ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر خون سے کولیسٹرول کی مقدار کو کم کر دیا جائے تو اس بیماری پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

١- چکنائیوں کا بہت ہی کم استعمال کرنا چاہئے۔ ٢- سگریٹ نوشی یا شراب نوشی مکمل طور پر ترک کر دیں۔ ٣- روزانہ صبح ہلکی پھلکی ورزش کریں۔ ٤- اپنا وزن کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ٥- جسم کو مناسب حد تک ضروری آرام کرائیں مگر زیادہ آرام طلبی سے بچا جائے۔ ٦- نمک کا استعمال نہایت ہی کم مقدار میں کیا جانا چاہئے۔ ٧- غذا میں پیاز اور لہسن کا استعمال زیادہ کیا جانا چاہئے۔ ٨- پرخوری سے مکمل طور پر بچا جائے۔ ٩- گھی کی نسبت کارن آئل بہت مفید ہوتا ہے۔ ١٠- چائے یا کافی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ ١١- شدید جسمانی محنت، ذہنی تفکرات اور پریشانی سے بچنا چاہئے۔

(ہفت روزہ حرمت ٣١ مارچ ١٩٩٤ء)

ذیابیطس کے مریضوں کے لئے ضروری ہدایات

O- ذیابیطس کے مریض درج ذیل غذا نہیں لے سکتے۔

شکر- گڑ- شہد- مٹھائی- جام/ جیلی- شکر قندی- کیک/ پیسٹری- نان خطائی/ بیکری بسکٹ چیونگم چاکلیٹ- کولڈ ڈرنکس- پھلوں کے رس- گنا یا گنڈیری- کھجور- انجیر/ کشمش- میٹھا دودھ- آئس کریم- شربت/ بند ڈبوں والے جوس پڈنگ-

O- درج ذیل غذا کم مقدار میں لے سکتے ہیں۔

روٹی- چاول- دلیہ- دالیں- تربوز- موسمی مالٹا/ کینو- آڑو- پپیتا- چقندر- شلغم/ اروی/ آلو- خربوزہ- تلی ہوئی اشیاء- بغیر چربی کا گوشت- بھٹہ- جامن- انڈا- سیب- بیسن- مچھلی- مٹر- چھوٹا آم- کیلا- شریفہ- چیکو- کھانے کا تیل/ گھی مکھن/ مارجرین- مرغی- پنیر- فالسہ- دودھ بغیر ملائی- آلو بخارا- امرود-

مندرجہ ذیل غذا حسب ضرورت لے سکتے ہیں۔

بھنڈی- پھول/ بند گوبھی- کدو- اروی کے پتے- ہری مرچ- توری- سلاد- کریلا- لیموں- سفید/ لال مولی- ہری/ سوکھی پیاز- بینگن- ککڑی- کھیرا-

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق- ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۵۳ میں بشریٰ شاہین زوجہ عبدالکریم خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات وزنی ۴ تولہ مالیتی ۱۴۸۰۰ روپے ۲۔ ڈیڑھ ایکڑ زمین ترکہ از والد واقعہ چک ۲۔ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع خوشاب موجودہ قیمت ۴۰ ہزار روپے فی ایکڑ۔ کل قیمت ۶۰۰۰۰ روپے ۳۔ حق مہر ۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ شاہین زوجہ عبدالکریم خان دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ غلام مصطفیٰ خان ولد محمد منشی خان ۵۵-۱۷ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ عبداللطیف خان ولد منشی خان صاحب وصیت نمبر ۱۷۲۱۹۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۴ میں عائشہ بی بی بیوہ صدیق احمد صاحب قوم جٹ بد تھے پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ ایک ایکڑ ترکہ خاوند سے شرعی حصہ جو بچو نکے نام لگوا چکی ہوں لیکن اس کا حصہ جائیداد ادا کروں گی۔ مالیتی ۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عائشہ بی بی بیوہ صدیق احمد صاحب موسے والا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ نذیر احمد باجوہ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ محمود احمد موسے والا ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۵ میں حافظ غلام محی الدین ولد میاں حسن دین صاحب قوم اعوان پیشہ ریٹائرڈ معلم وقف جدید عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بوچھال کلاں ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ بارانی زمین ۲ کنال واقع موضع بوچھال کلاں جس کی موجودہ قیمت ۴۰۰۰ روپے (زمین پتھریلی ہے جس کی وجہ سے ابھی تک کوئی آمد نہیں) ۲۔ ایک کمرہ مالیتی ۳۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰+۲۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن اور وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام محی الدین بوچھال کلاں ضلع چکوال گواہ شد نمبر ۱ ملک سعید احمد رشید وصیت نمبر ۱۷۵۲۳ گواہ شد نمبر ۲ ملک ناصر احمد قمر قائد مجلس خدام الاحمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال۔

بقیہ صفحہ ۱

پس ہم پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ربوبیت کی صفت انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی اپنے اندر پیدا کریں۔

پس رحمانیت کے جلوے ہیں۔ ہمارے پہلوں نے بڑی خوبصورتی اور بڑے حسن کے ساتھ ان جلووں کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کا واقعہ ہے کہ آپ نے ایک بچے کو روتے دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ کیوں روتا ہے اس بچے کی ماں نے بتایا کہ چونکہ دودھ پیتے بچے کا راشن منظور نہیں کیا جاتا۔ اس لئے میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے' اب بچہ گندم اور کھجوریں وغیرہ نہیں کھا سکتا۔ لیکن چونکہ دودھ چھڑانے کے نتیجہ میں اس کی جسمانی تربیت اور نشوونما پر ایک برا اور گندہ اور مہلک اثر پڑتا ہے اور اس کا اثر روحانی تربیت پر بھی پڑے گا۔ اس لئے عمرؓ نے خدائے رحمان کی صفت کو اپنے نظام میں جاری فرمایا اور دودھ پیتے بچوں کے لئے راشن مقرر کر دیا ہم سینکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں ایسی دے سکتے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم ہر وقت چوکس اور بیدار رہتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے دنیا کو ان کی زندگی میں اور ان کے نظام میں نظر آئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے حسن اور اس کے احسان سے دنیا متعارف ہو جائے اور اس کی طرف کھینچی جائے اور غیر اللہ کے سارے رشتے اس کے نتیجہ میں کٹ جائیں اور صرف خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ اطاعت اور تعلق عبودیت اور تعلق غلامی قائم ہو اور قائم رہے۔

(از خطبہ ۱۹۔ ستمبر ۱۹۶۹ء)

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

قرۃ العین بنت منیر احمد شاہ
میر پور خاص سندھ

آمنہ بنت طارق محمود لبرا
چک ۹۹۔ شمالی ضلع سرگودھا

نعمان احمد ابن محمد اسلم اعوان
بوچھال کلاں ضلع چکوال

طاہر مبین ابن منیر احمد ربوہ

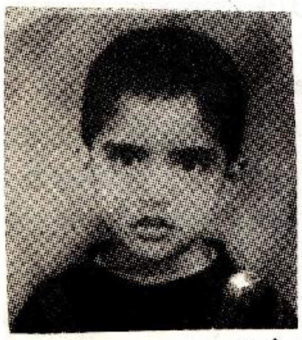

شاہنواز احمد ابن چوہدری ممتاز احمد
ورک گیمبیا

کاشف محمود ورک ابن بشیر احمد
ورک چک ۲۴۱ ضلع بہاول نگر

عبدالواسع ابن مبشر احمد شیخ کراچی

غزالہ ودود بنت عبدالودود لاہور

خبریں

ربوہ : 10- اپریل-1994ء
سردی کی لہراب ختم ہو رہی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 18 درجے سنٹی گریڈ
اورزیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہاہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام یک طرفہ طور پر کیپ نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان کا پروگرام پرامن ہے۔اس سلسلے میں ہماری پالیسی تبدیل نہیں ہوئی۔انہوں نے کہا ایٹمی پروگرام اور ملکی سلامتی کے مفادات محفوظ ہاتھوں میں ہیں اس لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ نے صدر مملکت' وزیر اعظم پاکستان' وزیر خارجہ پاکستان اور سیکرٹری خارجہ پاکستان سے الگ الگ ملاقاتیں کی ہیں۔ان ملاقاتوں میں ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ' پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو منجمد کرنے' مسئلہ کشمیر اور جنوبی ایشیا کے سیکیورٹی کے تناظر میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات اور پاک امریکہ تعلقات کے اہم پہلوؤں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیاگیا۔

○ پاکستان نے ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی امریکی تجویز مسترد کردی ہے اور کہاگیاہے کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے حامی ہونے کے باوجود ایف-۱۶ کے کمرشل سودے کو اس عنصر سے مشروط نہیں کرسکتے۔

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ نے کہاہے کہ ہم ایٹمی مسئلہ خاموشی سے حل کرائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایف-۱۶- کی فراہمی کے بدلے میں ایٹمی پروگرام منجمد کرنے کی امریکی تجویز پر مزید مذاکرات ضروری ہیں۔اب خاموش ڈپلومیسی کا وقت ہے۔ ہمہ جہت ایٹمی عدم پھیلاؤ میں مدد ملے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ بھی رول بیک کے مترادف ہو گا۔پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی نوعیت کے بارے میں یک طرفہ تصدیق یا معائنہ قومی مفاد کے منافی ہو گا۔

○ بیلجیم نے پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ بیلجیم پارلیمنٹ کے وفد کے سربراہ برمن ڈی کرو نے کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں رکوانے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالنے کی بھی یقین دہانی کرائی۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے نوابزادہ نصراللہ خان سے برسلز میں ٹیلی فون پر بات کی اور انہیں یورپی ممالک میں کشمیر کے مسئلہ کو اجاگر کرنے کی کامیاب کوششوں پر مبارک باددی۔

○ قانون وانصاف اور پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر سید اقبال حیدر نے کہاہے کہ سرحد اسمبلی کو نیا وزیر اعلیٰ چنناہو گا۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں کوئی نہ کوئی انڈر سٹینڈ نگ ہونی چاہئے ہماری حکومت مستحکم ہے' جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔انہوں نے کہا دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کسی خاص ملک کے باشندوں کے خلاف نہیں۔

○ وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ قبائلی علاقوں کے لئے سرحد اسمبلی میں ۲۰ نشستوں کی تجویز زیر غور ہے۔انہوں نے کہاکہ عرب باشندوں سمیت غیرقانونی طور پر قیام پذیر تارکین وطن کو نکال دیا جائے گا۔ انہوں نے کہاکہ سندھ سے فوج مرحلہ وار واپس ہوگی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ نے حکومت کی طرف سے بلدیاتی اداروں کو توڑنے کے خلاف ۱۲۔ سابق چیئرمینوں کی درخواستوں کے سلسلے میں قرار دیاکہ حکومت کی طرف سے بلدیاتی اداروں کے بارے میں نیا نوٹیفکیشن اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے سیکشن (۲۶-اے) میں ترمیم کا آرڈیننس جاری ہونے کے بعد یہ اپلیں غیر موثر ہوگئی ہیں۔جس پر ڈویژن بنچ نے بلدیاتی کیس نمٹادیا۔اپیل کنندگان نے اس کے فوراً بعد سپریم کورٹ میں اپیل دائر کردی ہے۔

○ پاکستان میں جاپان کے سفیر نے کہاہے کہ ییلو کیب سکیم سے ملک میں گاڑیوں کی ڈیمانڈ ختم کردی گئی ہے۔اس لئے جاپانی سرمایہ کار اب آٹو موبائل انڈسٹری میں پیسہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہیں انہوں نے کہاکہ پاکستان میں سیاسی استحکام اور پالیسیوں میں تسلسل ضروری ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ پنجاب میں طویل عرصہ کے بعد مضبوط حکومت کام کر رہی ہے۔ جس کو پورے صوبے کے عوام کا اعتماد حاصل ہے۔

○ صوبائی وزیر بلدیات ناظم حسین شاہ نے کہاہے کہ بلدیاتی انتخابات میں ووٹر کی عمر ۱۸ سال کی جائے گی۔

○ مزاری اور بگٹی قبائل میں خونریز جھڑپ کے نتیجہ میں مزاری قبیلہ کے ۵-افراد ہلاک ہوگئے۔

○ وفاقی وزیر تجارت چوہدری احمد مختار نے کہاہے کہ ۱۱- اپریل کو پاکستان سمیت ۱۱۲- ممالک ایک دوسرے کے لئے تجارتی منڈیاں کھول دیں گے۔درآمدی ڈیوٹیاں کم کرانے کے لئے گیٹ معاہدے کے تحت ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن وجود میں آجائے گی۔

○ بی بی سی نے کہاہے کہ حکومت پاکستان فوج اور اپوزیشن کا ایٹمی پروگرام پر موقف اب ایک ہی ہے۔ بھارت اور پاکستان دونوں ممالک اپنے اپنے موقف پر قائم ہیں اس لئے ٹالبوٹ مذاکرات سے کوئی ٹھوس نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

○ وزیر اعظم پاکستان بینظیر بھٹو نے کہاہے کہ اپوزیشن غلط اعداد و شمار سے ملک میں عدم استحکام پیدا کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ کارکن اپوزیشن کے ڈس انفارمیشن سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے سٹڈی سرکل کا آغاز کریں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے راہنما اور کشمیر کمیٹی کے رکن شیخ رشید احمد نے کہاہے کہ بھٹو عوامی قائد تھے میں مخالفت کے باوجود ان سے متاثر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میری سیاست میں ان کی جھلک نظر آتی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہاہے کہ اب ڈرگ مافیا کے کسی عنصر کو کوئی وڈیرہ یا بااثر شخصیت قانون کے ہاتھوں سے نہیں بچاسکے گا۔انہوں نے کہاکہ زرعی شعبہ کو بطور صنعت سہولیات دینے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔

○ سوہاوہ کے قریب ٹریفک کے حادثہ میں پھر ایک بس کھائی میں جاگری جس سے ۳۰ مسافر زخمی ہوگئے۔

جرمن و پاکستانی ادویات
• مدرٹنکچرز • پوٹینسیاں • تمام بائیوکیمک ادویات
• سادہ گولیاں • ہر قسم کی ٹکیاں • شوگر آف ملک
نیز پلاسٹک کی ٹیوبز اور ڈراپرز دستیاب ہیں
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون: آفس: 771 کلینک: 606

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

ربوہ میں کامیاب ادارہ
اندرون ملک یا بیرون ملک کسی بھی ائیرلائن میں سفر کیلئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ
• نیز فیصل آباد کراچی کیلئے ایروایشیا کی روزانہ سروس
دفتر اوقات: صبح ۹ تا ۶ بجے شام
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون: 211550

تمام طلباء وطالبات کو نیا تعلیمی سال مبارک ہو۔
ہمارے ہاں سے نئے سال کی نئی کتابیں۔ کاپیاں اور سٹیشنری بازار سے بارعائت خریدیں
نیز عمدہ قسم کے سکول بیگ بھی دستیاب ہیں۔
رؤف بکڈپو اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212297

پتہ

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔

دوا مدبر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴